بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
عظیم المرتبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 رجولائی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام حضرت خلّاد بن رافع زرقی تھا آپ انصاری تھے۔ یہ ان خوش قسمت لوگوں میں شامل تھے جو غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی کثیر عطا فرمائی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ معاذ بن رفاع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں اپنے بھائی حضرت خلّاد بن رافع کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بہت لاغر کمزور اونٹ پر سوار ہو کر بدر کی طرف نکلا یہاں تک کہ ہم برید مقام پر پہنچے جو روحہ کے مقام سے پیچھے ہے تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا تو میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہم تجھ سے نذر مانگتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس پر مدینہ لوٹا دے تو ہم اس کو قربان کر دیں گے پس ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس سے گزر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ تم دونوں کو کیا ہوا ہے ہم نے آپ کو ساری بات بتائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رُکے اور آپ نے وضو فرمایا پھر جو بچا ہوا پانی تھا اس میں لعاب دہن ڈالا پھر آپ کے حکم سے ہم نے اونٹ کا منہ کھول دیا آپ نے اونٹ کے منہ میں کچھ پانی ڈالا پھر کچھ اس کے سر پر اس کی گردن پر اس کے شانے پر اس کی کوہان پر اس کی پیٹھ پر اور اس کی دم پر ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ رافع اور خلاد کو اس پر سوار کر کے لے جا۔ کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہم بھی چلنے کے لئے کھڑے ہوئے اور چل پڑے یہاں تک کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف مقام کے شروع میں پا لیا اور ہمارا اونٹ قافلے میں سب سے آگے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں دیکھا تو مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے وہ کمزوری اس کی بالکل دور ہو گئی تھی کہتے ہیں ہم چلتے رہے یہاں تک کہ بدر کے مقام پر پہنچ گئے بدر سے واپسی پر جب ہم مصلی مقام پر پہنچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا پھر میرے بھائی نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت تقسیم کر دیا۔

ایک صحابی کا ذکر ملتا ہے ان کا نام حضرت حارثہ بن سراقہ تھا ان کی وفات 2 ہجری میں جنگ بدر کے موقع پر ہوئی تھی۔ ان کی والدہ ربیعہ بنت نذر حضرت انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ ہجرت سے پہلے والدہ کے ساتھ یہ مشرف بہ اسلام ہوئے جبکہ آپ کے والد وفات پا چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور حضرت سائب بن عثمان بن مظعون کے درمیان عقد مؤاخات کیا تھا۔ حضرت حارثہ بن سراقہ اپنی والدہ سے بہت حسن سلوک سے کام لینے والے تھے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں حارثہ کو دیکھا۔ حبان بن ارقہ نے بدر کے دن آپ کو شہید کیا اس نے انہیں اس وقت تیر مارا جبکہ آپ حوض سے پانی پی رہے تھے وہ تیر آپ کی گردن پر لگا جس سے آپ شہید ہو گئے۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن سے پوچھا کہ اے حارثہ تم نے کس حال میں صبح کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں یقیناً اللہ پر حقیقی ایمان رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کیا کہہ رہے ہو

کیونکہ ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔اس نوجوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل دنیا سے بے رغبت ہو گیا ہے میں رات بھر جاگتا ہوں اور دن بھر پیاسا رہتا ہوں یعنی عبادت کرتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں اور میں گویا اپنے پروردگار عزوجل کا عرش ظاہری آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں گویا اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ گویا باہم ایک دوسرے سے مل رہے ہیں اور گویا اہل دوزخ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں شور مچا رہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسی پر قائم رہو تم ایک ایسے بندے ہو جس کے دل میں اللہ نے ایمان کو روشن کر دیا ہے پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے انصاری تھے جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔حضرت حارثہ کی شہادت کی خبر جب ان کی والدہ کو ملی تو ان کی والدہ حضرت ربیعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ آپ کو تو معلوم ہے کہ مجھے حارثہ سے کتنا پیار تھا بہت خدمت کیا کرتے تھے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کر لوں گی اور اگر ایسا نہیں تو پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ میں کیا کروں گی۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام حارثہ جنت ایک نہیں بلکہ کئی جنتیں ہیں اور حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے اس پر آپ کی والدہ واپس چلی گئیں اس حال میں کہ وہ مسکرا رہی تھیں اور یہ کہہ رہی تھیں کہ واہ واہ اے حارثہ۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت عباد بن بشر جنگ یمامہ گیارہ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔حضرت عباد بن بشر کی کنیت ابو بشر اور ابو ربیع ہے ان کا تعلق قبیلہ بنو عبدالاشھل سے تھا ان کی اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی وہ بھی فوت ہو گئی انہوں نے مدینہ میں حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر حضرت سعد بن معاذ اور حضرت اسید بن حضیر سے پہلے اسلام قبول کیا مؤاخات مدینہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حضرت ابو حذیفہ بن عقبی کا بھائی بنایا۔حضرت عباد بن بشر غزوہ بدر احد خندق اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہوئے۔آپ ان اصحاب میں شامل تھے جن کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

آنحضرت ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی کہ کعب کو برملا طور پر پورا سامنے لا کر قتل نہ کیا جائے بلکہ چند لوگ خاموشی کے ساتھ کوئی مناسب موقع نکال کر اسے قتل کر دیں اور یہ ڈیوٹی آپ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کریں قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن معاذ کے مشورہ سے کریں۔محمد بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خاموشی کے ساتھ قتل کرنے کیلئے تو کوئی بات کہنی ہو گی کوئی گذر وغیرہ بنانا پڑے گا جس کی مدد سے کعب کو اس کے گھر سے نکال کر کسی محفوظ جگہ میں قتل کیا جا سکے۔آپؐ نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آپ نے ان عظیم الشان اثرات کا لحاظ رکھتے ہوئے جو اس موقع پر ایک خاموش سزا کے طریق کو چھوڑنے سے پیدا ہو سکتے تھے فرمایا کہ اچھا۔چنانچہ محمد بن مسلمہ نے سعد بن معاذ کے مشورہ سے ابونائلہ اور دو تین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور کعب کو اس کے اندرون خانہ سے بلا کر کہا کہ ہمارے صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہم تنگ حال ہیں کیا تم مہربانی کر کے ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو یہ بات سن کر کعب خوشی سے کود پڑا کہنے لگا واللہ ابھی کیا ہے وہ دن دور نہیں جب تم اس شخص سے بیزار ہو کر اسے چھوڑ دو گے اس پہ محمد نے جواب دیا خیر ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار کر چکے ہیں اور اب ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس سلسلہ کا انجام کیا ہوتا ہے مگر تم یہ بتاؤ کہ قرض دو گے یا نہیں۔کعب نے کہا کہ ہاں مگر کوئی چیز رہن رکھو۔محمد نے پوچھا کیا چیز؟ اس بدبخت نے جواب دیا کہ اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔محمد نے غصہ کو دبا کر کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے جیسے آدمی کے پاس ہم اپنی عورتیں رہن رکھ دیں تمہارا تو اعتبار کوئی نہیں۔اس نے کہا اچھا تو پھر بیٹے سہی۔محمد نے جواب دیا یہ بھی ناممکن ہے کہ ہم اپنے بیٹے تمہارے پاس رکھوا دیں ہم سارے عرب کا طعن اپنے سر پر نہیں لے سکتے البتہ

اگر تم مہربانی کرو تو ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں کعب راضی ہوگیا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے آئے۔ جب رات ہوئی تو یہ پارٹی ہتھیار وغیرہ کو ساتھ لے کر کیونکہ اب وہ کھلے طور پر ہتھیار ساتھ لے جا سکتے تھے کعب کے مکان پر پہنچے اور اس کو گھر سے نکال کر باتیں کرتے کرتے ایک طرف لے آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد چلتے چلتے اس کو قابو کر کے وہ جو صحابہ پہلے ہتھیار بند تھے انہوں نے تلوار چلائی اور اسے قتل کر دیا۔ بہر حال کعب قتل ہو کر گرا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی وہاں سے رخصت ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو اس قتل کی اطلاع دی۔ جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی اور یہودی لوگ سخت جوش میں آ گئے اور دوسرے دن صبح کے وقت یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن کر فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے اور پھر آپ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی تحریک جنگ اور فتنہ انگیزی اور فحش گوئی اور سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ کم از کم آئندہ کے لئے ہی امن اور تعاون کے ساتھ رہو اور عداوت اور فتنہ وفساد کے بیج نہ بووو۔ چنانچہ یہود کی رضا مندی کے ساتھ آئندہ کے لئے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہنے اور فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچنے کا از سر نو وعدہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی باتیں سن کر یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اس کے جرم گنوائے اور اس کا جو ظاہری نتیجہ نکلنا چاہئے تھا وہ بتایا کہ قتل تو ہونا تھا اسے ان حرکتوں کے بعد اور یہود کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ آپ صحیح فرما رہے ہیں تبھی تو معاہدہ کیا نیا معاہدہ کیا تا کہ اس قسم کے واقعات آئندہ نہ ہوں اور پھر پُر امن فضا آئندہ کے لئے قائم ہو جائے یہ نہ ہو کہ اب یہودی بدلے لینے شروع کریں پھر مسلمان انہیں سزا دیں۔ اگر یہودی قتل کیا جانا غلط سمجھتے کہ نہیں اس طریقے سے غلط کیا گیا ہے تو خاموش نہ ہوتے بلکہ خون بہا کا مطالبہ کرتے۔ یہ مطالبہ تو انہوں نے نہیں کیا اور خاموشی دکھائی تو یہ تمام باتیں بتاتی ہیں کہ اس وقت کے قانون کے مطابق یہ قتل جائز تھا۔ یہ فتنہ جو یہ پھیلا رہا تھا یہ قتل سے بھی بڑھ کر تھا اور یہی ایسے مجرم کی سزا تھی اور ہونی چاہئے تھی اور اس وقت کے رواج کے مطابق جیسا کہ میں نے کہا جب اس کو سزا دی گئی اور اس طرح سزا دی جا سکتی تھی اس رواج کے مطابق بھی اگر سزا دی جا سکتی تھی جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں اور یہودیوں کے رویے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے تو پھر اعتراض کی بھی گنجائش نہیں اگر نہ دی جا سکتی ہوتی تو یہودی یقیناً سوال اٹھاتے کہ مقدمہ چلا کر اور پھر ظاہراً کھلے طور پر سزا کیوں نہیں دی گئی۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اس کا یہ قتل بالکل جائز تھا اور یہ سزا تھی لیکن یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ آجکل کے شدت پسند گروہ ایسی باتوں سے غلط sense میں بات کرتے ہیں اور اسی طرح حکومتیں بھی۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اس طرح کا قتل کرنا جائز ہے۔ اول تو فتنہ اس طرح پھیلایا نہیں جا رہا جن کو قتل کیا جاتا ہے وہ فتنہ پھیلانے والوں میں نہیں ہیں دوسرے صرف وہاں مجرم کو سزا دی گئی تھی نہ اس کے خاندان کو نہ کسی اور کو یہ لوگ جب قتل کرتے ہیں تو معصوموں کو قتل کر رہے ہیں عورتوں کو قتل کر رہے ہیں بچوں کو قتل کر رہے ہیں کئی لوگوں کو اپاہج کر رہے ہیں تو بہر حال آجکل کے قاعدہ اور قانون کے مطابق یہ چیز جائز نہیں اور اس وقت وہ سزا صحیح تھی اور واجب تھی اور حکومت نے اس کو دی تھی۔

حضرت عباد بن بشر کا شمار فاضل صحابہ کرام میں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ تین شخص انصار میں سے ایسے تھے کہ انکے اوپر کسی اور کو افضل شمار نہیں کیا جا سکتا اور وہ تھے حضرت سعد بن معاذ، حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر۔

حضرت عباد بن بشر سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے انصار کے گروہ تم لوگ میرے شعار ہو یعنی وہ کپڑا جو سب کپڑوں سے نیچے ہوتا ہے اور بدن سے ملا رہتا ہے اور باقی لوگ دسار ہیں یعنی وہ چادر جو اوپر اوڑھی جاتی ہے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اطمینان ہے کہ تمہاری طرف سے مجھے کوئی تکلیف دہ بات نہیں پہنچے گی۔ حضرت عباد بن بشر جنگ یمامہ میں 45 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں آپ نے عباد بن بشر کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ عباد پر رحم کر۔ صلح حدیبیہ کے سفر میں بھی شامل تھے۔

آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کی بڑی جمعیت کے آگے آگے رہنے کیلئے حضرت عباد بن بشیر کی کمان میں بیس سواروں کا دستہ متعین فرمایا۔ آپ بہت قابل اعتماد صحابی تھے۔ حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں بھی آپ شامل تھے۔ غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے دریافت فرمانے پر کہ کون آج رات ہمارے لئے پہرہ دے گا حضرت عباد بن بشر اور حضرت عمار بن یاسرؓ آگے بڑھے اور عرض کی کہ ہم پہرہ دیں گے۔ چنانچہ دونوں نے باری باری پہرہ دیا۔ رات کی تاریکی میں قبیلہ نجد کے ایک شخص نے حضرت عباد بن بشر پر تیر چلایا آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ تیر آپ کے جسم میں پیوست ہو گیا لیکن آپ نماز پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ اس نے تین دفعہ تیر مارا اور آپ کا کافی خون بہہ گیا۔ لیکن آپ نے نماز نہیں توڑی۔ نماز مکمل کر کے آپ نے حضرت عمار بن یاسر کو جگایا۔ انہوں نے کہا کہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہ جگایا؟ حضرت عباد بن بشر نے کہا کہ میں سورۃ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ میرا دل نہ چاہا کہ میں نماز توڑوں۔ جنگ یمامہ میں آپ شہید ہوئے۔

پھر حضرت سواد بن غزی رضی اللہ عنہ انصاری تھے۔ آپ کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن نجار سے تھا غزوہ بدر اور احد اور خندق اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں انہوں نے خالد بن ہشام مخزومی کو قید کیا تھا ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تھا آپ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر آئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک صاع کھجوریں دو صاع عام کھجوروں کے بدلے میں خریدیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر آنحضرت ﷺ ایک تیر سے مسلمانوں کی صفیں سیدھی کر رہے تھے۔ آپ کا تیر حضرت سواد کے سینے میں چبھ گیا۔ حضرت سواد نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے واللہ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ اچھا سواد تم بھی مجھے تیر مار لو۔ آپ نے اپنے سینے سے کپڑا اٹھا دیا سواد نے فرط محبت سے آگے بڑھ کر آپ کا سینہ چوم لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا سواد یہ تمہیں کیا سوجھی؟ اس نے رقت بھری آواز میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کے جانا بھی ملتا ہے یا نہیں میں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپ کے جسم مبارک سے اپنا جسم چھو لوں اور پیار کروں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے بھلائی کی دعا کی۔

اللہ تعالیٰ ان چمکتے ستاروں کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں بھی عشق رسول عربی کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 20th - July - 2018
BOOK POST (PRINTED MATTER) To ....
From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB